ڈاکٹر طیب منیر

کنجِ خمول میں پڑی ایک غیر مطبوعہ نظم

(زمانی پس منظر)

سنگاپور برطانیہ کے شاہی تاج کا جگمگاتا ہیرا، دوسری جنگ عظیم میں جاپانی سنگینوں کے سائے تلے تین چار سال تک دھند اور دھوئیں میں لپٹا رہا۔ جاپانیوں کی شکست کے بعد جب اس کے دن پھرے تو یہاں کا نظم ونسق برطانوی فوجی انتظامیہ نے سنبھال لیا۔ اسی نظم کے سلسلے میں چراغ حسن حسرت ۱۹۴۴ء کے اوائل میں برطانوی افواج کی جنوب مشرقی ایشیائی کمان کے محکمہ تعلقات عامہ کے رومن اردو اخبار ''جوان'' (۱) کے چیف ایڈیٹر کی حیثیت سے ملایا کے ساحل پر اترے۔

''جوان'' کے ادارۂ تحریر میں سید ضمیر جعفری، مسعود احمد (۲)، ابنِ سعید (۳)، جاوید خٹک (۴) اور کئی دوسرے نام شامل ہیں۔ یہ سب لوگ آرمی میس (mess) میں ''قوم'' کے نام سے موسوم تھے۔ میس کا نقشہ ضمیر مرحوم نے یوں بنایا ہے۔ ''میس کی کھڑکی سے جھانکیں تو چھالیہ کے کشیدہ قامت پیڑوں کے جھنڈ آپس میں سرگوشیاں کرتے نظر آتے تھے۔ دوسری طرف بالکنی کے باہر چینی چیری کا ایک درخت باہیں پھیلائے کھڑا تھا۔ پُشت کو اٹھتی ہوئی پہاڑی کی پیشانی پر ایک عرب رئیس کا بنگلہ تھا جس کے زمردیں لان اوپر سے لڑھکتے پھسلتے ہمارے میس کے حاشیے پر کہیں آ کے رکتے تھے۔ ذرا ہٹ کر ناریل کے پیڑ ایک دوسرے پر جھکے ہوئے تھے جن کا منظر چاندنی راتوں میں بڑا فسوں خیز ہوتا تھا۔''

یہ قرب و جوار کے منظر میں سنگا پور کا مجموعی ماحول بڑا طرب انگیز تھا۔ جنگ

Scanned by CamScanner

کے زخم مندمل ہو رہے تھے۔ سنگاپور جنوب مشرقی ایشیا کا پیرس بن رہا تھا۔ خوب صورت تیز رنگوں سے مزین شہر۔ جنگ کے بعد فتح کی خوشیوں نے اس شہر کو اور بھی حسین بنا دیا تھا۔ بادہ و جام وافر، حسن نسوانی کی بہتات، خواب ناک ساحل، اڈتی ہوئی رقص گاہیں، جگمگاتے کلب، ہر قسم کی آزادی اور فرصت و فراغت --- اس ماحول میں ''جوان'' بھی نکل رہا تھا اور نوجوان بھی رنگ و بو کو سمیٹ رہے تھے۔

چراغ حسن حسرتؔ ''جوان'' کی سربراہی فرما رہے تھے، ضمیر جعفری صاحب ''جوان'' میں گپ شپ کے ساتھ ساتھ ''جزیروں کے گیت''(۵) جمع کر رہے تھے۔ ہمارے ممدوح مسعود احمد ''جوان'' کو سنبھالا دینے اور کوچۂ جاناں کی بھول بھلیوں میں اکیلے اکیلے پھرنے کا فریضہ بھی ادا کر رہے تھے۔ یہ وہی مسعود احمد ہیں جنھوں نے ضمیر جعفری کے ساتھ مل کر ''سنگاپور کا میجر حسرتؔ''(۶) جیسا شاندار شخصی مرقع تیار کیا ہے۔

کرنل مسعود احمد (اس وقت کیپٹن) کچھ عرصہ پہلے بھی کلکتہ میں حسرتؔ صاحب کے ساتھ عسکری اخبار میں کام کر چکے تھے۔ سنگار پور میں مسعود احمد کی حسرتؔ سے جب پہلی ملاقات ہوئی تو حسرتؔ نے کہا: ''ہاں تو مولانا مسعود صاحب بہت اچھا ہوا آپ آ گئے۔ سنگاپور کو آپ کلکتہ سے بھی زیادہ تقویٰ شکن پائیں گے۔''

غالبؔ نے وبائے عام میں مرنے کو پسند نہیں کیا تھا۔ یہاں دعوتِ گناہ کی وبا اتنی رنگین و سنگین تھی کہ جینا مشکل ہو رہا تھا۔ مسعود احمد نے (کئی عسکری اصحاب کی طرح) وہاں ایک مہذب اور آسودہ حال گھرانے میں شادی کا ڈول ڈالا اور کامیاب ہوئے۔ چونکہ موصوف تعلقات عامہ کے محکمہ سے منسلک تھے اور پھر لڑکی والے بھی کم معروف نہ تھے، اس لیے اس شادی کا چرچا بڑے دنوں تک محفلوں اور اخباروں میں رہا۔ بانکوں کی باتصویر روداد بھی شائع ہوتی رہی۔ چراغ حسن حسرت نے اس ساعتِ سعید پر موقع و محل کی مناسبت سے کچھ دلچسپ اشعار لکھے اور ''قوم'' کی ضیافت طبع کا خوب

Scanned by CamScanner

سامان مہیا کیا گیا۔

ان اشعار میں بے تکلفی کے شوخ و شنگ رنگ استعمال کیے گئے ہیں اور حسرت کے مطائبات کہ وہ جھلک بھی ہے جو ان کے نثری اور شعری اسلوب کی پہچان ہے۔ اسی تقریب پر تین اشعار کا ایک ''قطعہ تاریخ'' بھی ہے جس میں وہی شوخی اور چھیڑ چھاڑ کا انداز ہے جو ''مسعود کی شادی پر'' والی نظم میں رقصاں و جولاں ہے۔

مادح اور ممدوح دونوں، بلکہ اس ''قوم'' کے اکثر افراد عدم کو جا کر آباد کر چکے ہیں، فقط یہ اشعار باقی ہیں جو آج سے ساٹھ سال پہلے کے منظروں کو سمیٹے ہمارے پیش نظر ہیں۔

❖•❖•❖•❖•❖•❖

حواشی

۱۔ ''جوان'' ۱۲ ستمبر ۱۹۴۵ء کو شائع ہوا۔ پہلے ہفتے میں دو بار، پھر تین بار، اور پھر ہر روز شائع ہونے لگا۔ یہ رومن اردو ایڈیشن تھا۔ پھر ۲۷ جون ۱۹۴۶ کو اردو رسم الخط میں نکلنے لگا۔ مسعود احمد نے لکھا کہ ''ایک صبح کو دور پورب کی اخبار نویسی کی دنیا میں ایک نیا واقعہ ہوا۔ یعنی اس روز پہلا اردو اخبار ''جوان'' کے اردو ایڈیشن کا پہلا پرچہ چھپ کر نکلا۔''

۲۔ کرنل مسعود احمد ۱۹۱۴ء میں کولوتارڑ (تحصیل حافظ آباد) میں پیدا ہوئے۔ چراغ حسن حسرت کے ساتھ کلکتہ اور سنگاپور میں رہے۔ ۱۹۶۸ء میں ڈائریکٹر انٹرسروسز پبلک ریلیشنز کے عہدے سے ریٹائر ہوئے ''قلم اور کوڑے'' اخباری کالموں کا ایک مجموعہ بھی شائع ہوا۔ روزنامہ ''مسلم'' میں کالم بھی لکھتے رہے۔ شادی کی تقریب نومبر ۱۹۴۶ء میں سنگاپور میں منعقد ہوئی تھی۔ ۲۰ مئی ۱۹۹۸ء کو اسلام آباد میں انتقال کیا۔

Scanned by CamScanner

کمانڈر حسن عسکری جو ادبی دنیا میں ابنِ سعید کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ آپ نے نامور ادیب مرزا محمد سعید دہلوی کے فرزند ہیں۔

جاوید خٹک سنگاپور میں ریڈیو پروگرام سے منسلک تھے۔ پاکستان بننے سے پہلے ادبی رسائل میں افسانے وغیرہ لکھا کرتے تھے۔ ادبِ لطیف جولائی ۱۹۵۶ء کے شمارے میں مُوصوف نے ایک خوبصورت اور پُراز معلومات مضمون ''حسرت فوج میں'' لکھا تھا۔

سید ضمیر جعفری کی کتاب ہے جس کا لوازمہ انہوں نے سنگاپور کے دورانِ قیام جمع کیا تھا۔ مکتبہ کارواں لاہور سے ۱۹۵۶ء میں شائع ہوئی۔ کتاب کا مقدمہ چراغ حسن حسرت کے قلم سے ہے۔

سید ضمیر جعفری کے سدابہار خاکوں کا مجموعہ ''کتابی چہرے'' میں یہ خاکہ شامل ہے۔

مسعودؔ کی شادی پر

خبر لے کے آئی ہے بادِ بہار
کہ مسعود صاحب بیاہے گئے

وہ کوئے محبت میں پہلے پہل
یہ سچ ہے فقط گاہے گاہے گئے

مگر آخر کار پکڑے گئے
لگے چاہنے اور چاہے گئے

ادائیں دلوں کو پسند آ گئیں
سب اطوار اُن کے سراہے گئے

نگاہیں اُگاہی بھی کرتی رہیں
دلوں میں کئی دل اُگاہے گئے

جو بھوسہ تھا باقی الگ ہو گیا
وہ عشق میں ایسے گاہے گئے

بڑی دھوم اور باجے گاجے کے ساتھ
نکاحے گئے اور بیاہے گئے

محبت کے رشتے نے جکڑا انہیں
گواہی کو ہم سے بُلاہے گئے

ع حسرت

قطعۂ تاریخ

ہنگامِ سحر شاعرِ شیریں گفتار — حیرت میں تھا سُن کے شورِ دمامہ و کوس

اتنے میں یہ غیب سے صدا آئی کہ "آج — مسعود ہے نوشہ بنتِ داؤد عروس"

۱۳۶۵ھ

زندگی گزرے گی اب تو چین سے — بندھ گئی مسعود کی دُم زین سے

حسرت

Scanned by CamScanner